ایک فکر انگیز تحریر

کیا ابن تیمیہ علماء اہلسنت والجماعت میں سے ہیں؟

ابن تیمیہ کے اعتقادات کا ایک سرسری جائزہ

از

محمد ابوبکر غازی پوری

شائع کردہ

مکتبہ اہل سنۃ والجماعۃ

87۔جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان فون 048-3881487

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب: کیا ابن تیمیہ علمائے اہل سنت والجماعت میں سے ہیں؟

مؤلف: مولانا محمد ابوبکر غازیپوری

مطبع: عکاظ پرنٹرز لاہور 042-7574180

ٹائٹل: محمد نثار انجم

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ قاسمیہ اُردو بازار لاہور

(۲) مکتبہ امدادیہ ملتان

(۳) مکتبہ حقانیہ ملتان

(۴) مکتبہ مجیدیہ ملتان

(۵) ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(۶) قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

(۷) مکتبہ عمر فاروق نزد جامعہ فاروقیہ کراچی

(۸) اظہر اسلامک کیسٹ سنٹر رحیم یار خان

(۹) مکتبہ فاروقیہ محلّہ جنگی پشاور

(۱۰) دارالکتب صدر پلازہ محلّہ جنگی پشاور

فہرستِ مضامین

عنوان	صفحہ
مقدمہ	۵
غیر مقلدین اور سلفیوں کی منطق کا ذکر خیر	۹
ولی کا کشف کس طرح کا ہوتا ہے	۱۱
صوفیہ کی مطلقاً برائی کرنے والا حد اعتدال سے باہر ہے	″
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ خواص حضرات کشف کے ذریعہ لوگوں کا انجام معلوم کر لیتے ہیں	۱۳
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ والوں کیلئے غیبی حقائق کھلتے بھی ہیں اور وہ نگاہوں سے غائب لوگوں سے مخاطب بھی ہوتے ہیں۔	″
تصرفات ولی کا انکار ممکن نہیں ہے	۱۴
ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ کرامات کا تعلق حضور کی اتباع کی برکت سے ہوتا ہے۔	۱۶
وصفِ نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں	۱۷
انسان کیلئے تنہائی کا کوئی وقت ضروری ہے۔	۱۸
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حرام و حلال کا فیصلہ رسول اللہ فرماتے ہیں	۱۹
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اہل اللہ کو تصرف حاصل ہے اور انکو کشف ہوتا ہے۔	۲۰
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ لوگوں کو کشف قبور ہوتا ہے	″
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حالتِ بیداری میں بندہ اپنے دل سے ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اسے خواب میں نظر آتی ہیں۔	۲۱
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ بندہ کبھی ایسا قلبی مشاہدہ حاصل ہوتا ہے کہ اس پر فنا کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے	۲۲
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں سماع اور حیات حاصل ہے اور دوسرے مومنین کو بھی۔	۲۴

عنوان	صفحہ
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف سے لوگوں کی شکایتوں کو سنا کرتے تھے الخ	۲۵
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ بہت سے مومنین کو بھی قبر میں حیات حاصل ہے الخ	۲۷
ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ میت کا قرأت وغیرہ کی آواز سننا حق ہے	۲۸
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کوئی بدعت ایجاد کرے تو بدعت تو حرام ہوگی مگر حسن نیت اور محبت پر بدعتی کو ثواب ہوگا	″
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ بندہ کے ہاتھ میں موت وحیات ہے	۳۰
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ بندہ کی دعا سے گدھا زندہ ہوجاتا ہے	۳۱
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ کے ولیوں کو جو مکاشفات وتصرفات حاصل ہوتے ہیں ان سے انکو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے	۳۲
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (معاذ اللہ) بدعتی تھے۔	۳۳
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ اللہ سے ذکر کرنا بدعت ہے	۳۵
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم نہیں ہوتے ہیں	۳۶
ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کی ذات محل حوادث ہے	۴۰
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی رب کے وقت جو غشی طاری ہوئی تھی اور چیخ نکلی تھی یہ ان کا نقص تھا اور کمال نبوت کے خلاف تھا	۴۲
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بڑا عالم جانے وہ جاہل ہے۔	۴۵
ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ کوئی مومن حتیٰ کہ صحابہ کرام بھی ہدایت کاملہ کے ساتھ با ایمان نہیں تھے۔	۴۶

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امسال ۱۴۲۷ھ کے رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی غرض سے حرمین شریفین کا سفر ہوا، تو وہاں ملنے ملانے والوں میں دو تحریروں کا بڑا چرچا تھا۔ ایک کا نام تھا۔ "کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟"۔ اور دوسرا ایک آٹھ ورقی عربی رسالہ تھا، جس کا نام "شجرۂ خبیثہ" تھا۔ پہلا والا رسالہ بھی اصلاً عربی میں لکھا گیا تھا جسکا عربی نام اس طرح تھا۔ هل علماء الفرقة الديوبندية من اهل السنة والجماعة۔ پھر بعد میں اس کا اردو ترجمہ مذکورہ نام سے شائع ہوا، شجرۂ خبیثہ نامی عربی رسالہ میں ایک درخت کا نقشہ بنا کر اس کی ایک سیدھی شاخ سے بہت سی شاخیں نکالی گئی ہیں اور ان شاخوں میں پتیاں ہیں اور ہر پتی پر دنیا میں پھیلے ہوئے اسلامی جماعتوں اور صوفیائے کرام کے مختلف سلسلوں کا نام ہے، اور ان تمام فرقوں اور صوفیہ کے سلاسل کو گمراہ قرار دیا گیا ہے، اور ان کو اہل سنت سے خارج بتلایا گیا ہے، اور جڑ کو تکیہ صوفیہ کا مرکز قرار دیا گیا ہے اور یہ دکھلایا ہے کہ اسی سے تمام گمراہیاں پھیلی ہیں —— اسی طرح اس میں ایک نقشہ ہے جس میں ایک سیدھی لکیر کھینچ کر یہ دکھلایا گیا ہے کہ صرف یہی فرقہ جو غیر مقلدوں اور سلفیوں کا ہے مسلمان ہے ناجی اور کتاب و سنت والا ہے، اور اس لکیر کے ~~چلیس~~ دائیں بائیں بہتر لکیریں نکالی گئی ہیں اور اس میں اسلامی فرقوں کا نام لکھ کر جس میں دیوبندیہ

فرقہ کا بھی نام ہے، سب کو اسلام اور اہل سنت سے خارج دکھلایا گیا ہے، یہ تو عربی والے چھوٹے کتابچہ کا خلاصہ ہے۔

اردو والے رسالہ میں کیا ہے وہ نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس رسالہ میں خاص طور پر علمائے دیوبند پر کرم فرمایا گیا ہے۔ ان کی کتابوں سے اور زیادہ تر بریلوی بدعتی عالم ارشد القادری کی مشہور کتاب زلزلہ سے علماء دیوبند اور خانوادہ شاہ ولی اللہ کے افراد کی طرف منسوب کرامات اور مکاشفات وغیرہ کے واقعات لے کر علمائے دیوبند اور دیوبندی جماعت کو اہلسنت سے خارج دکھلایا گیا ہے اور ان کرامات و مکاشفات کے واقعات کو علمائے دیوبند کے عقائد کی اساس بتلایا گیا ہے۔ صاحب رسالہ لکھتا ہے:

> ۔ جب ان علمائے دیوبند کے عقائد کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے موازنہ کرتے ہیں تو بنیادی امور میں واضح فرق ظاہر ہوتا ہے۔ ص۸

اور لکھتا ہے کہ:

> ۔ علمائے دیوبند اس شخص کو ولی جانتے ہیں جو احادیث رسول اللہ سننے سے انکار کرے اور براہ راست اللہ سے سننے کا دعویٰ کرے۔ ص۱۱

اور لکھتا ہے کہ:

> علمائے دیوبند نے دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں عین بیداری کی حالت میں غیبی معاملات کے حقائق منکشف ہوتے ہیں۔ ص۱۵

اور لکھتا ہے کہ:

> ۔ صوفیائے دیوبند نے کرامات کی آڑ میں شرکیہ واقعات بیان کئے ہیں۔ ص۳۹

اور پھر چند واقعات لکھ کر لکھتا ہے:

> ۔ ایسے شرکیہ واقعات کو تسلیم کرنے والے اور ماننے والے اہل سنت نہیں ہوسکتے۔ ص۵۴

اور پھر آخر میں یہ فیصلہ سنایا ہے کہ ایسے تمام لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے جو مقلد ہیں

اور صوفیائے کرام کو ماننے والے ہیں، پھر مزید ترقی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

۔ ائمہ اہل سنت ان کو مرتدین میں شمار کر کے انھیں واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ ص۹

اس رسالہ کے مشمولات یعنی خرافات کو ایک فکر انگیز تحریر بتلایا گیا ہے۔

صاحب رسالہ کی جرأت ایمانی کا حال یہ ہے کہ وہ اپنا نام نہیں ظاہر کرنا چاہتے یعنی دونوں عربی کتابچہ اور رسالہ بلا نام کے شائع ہوا ہے، البتہ اس کے مشتملات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تیار کرنے والا کوئی پاکستانی یا ہندوستانی ہے، اور اس کے ساتھ کچھ غالی قسم کے سعودیہ کے سلفی بھی ہیں۔ یہ دونوں تحریریں، اس پتہ سے شائع کی جارہی ہیں۔

المکتب التعاونی للدعوة والارشاد وتوعیة الجالیات بالسلی

ص۔ب ۱۴۱۹ الریاض ۱۱۴۳۱ تیلیفون نمبر ۲۳۱۰۶۱۵۰

یہ دونوں تحریریں بڑے پیمانہ پر سعودیہ کے مختلف شہروں میں تقسیم کی جارہی ہیں، جب میں مدینہ پاک اور مکہ مکرمہ میں تھا تو وہاں کے دوستوں نے مجھ سے کہا کہ اس بارے میں آپ بھی کچھ تحریر فرمادیں، میں نے عرض کیا کہ ہم لوگ کب تک ان کا پیچھا کرتے رہیں گے، وہ ایک بات کو جس کا جواب بار بار دیا جا چکا ہے، بار بار اچھالتے رہیں گے تو اس شرارت وفتنہ وفساد کا جواب کیا ہو سکتا ہے، مگر ان دوستوں کا اصرار بڑا شدید رہا تو میں نے عرض کیا کہ ہندوستان واپس ہو کر سوچوں گا، میں اٹھارہ رمضان کو واپس ہوا، اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے فون پر دوستوں کا مطالبہ جاری رہا۔ رمضان کی مصروفیات کچھ اور ہی قسم کی ہوتی ہیں قرآن پڑھنے اور سننے کے علاوہ کسی اور کام کی طرف طبیعت کا میلان نہیں ہوتا، رمضان بعد جب دو تین روز شوال کے گذر گئے تو اللہ نے یہ بات دل میں ڈالی کہ سلفی اور غیر مقلدین حضرات جن کو ائمہ اہل سنت بتلاتے ہیں ان میں سب سے معیاری قسم کا امام اہل سنت ان سلفیوں کے نزدیک حافظ ابن تیمیہ ہیں ذرا ان امام اہل سنت صاحب کے عقائد کو بھی چھان پھٹک جائے کہ وہ کس حد تک کتاب وسنت اور اسلاف کرام کے عقائد کے مطابق ہیں میرے پاس ابن تیمیہ کی چند کتابیں فتاوی کے علاوہ بھی تھیں بس انھیں کو ہاتھ میں لے کر یہ تحر

شروع کر دی جو آئندہ آپ کے سامنے آرہی ہے، اور دو تین روز میں یہ مختصر رسالہ تیار ہوگیا ہے۔ سلفی حضرات اس رسالہ کو غور سے پڑھیں اور یہ فیصلہ کریں کہ جن کے عقائد اس قسم کے ہوں کیا ان کو اہل سنت میں شمار کریں گے؟ یا وہ امام اہل سنت ہو سکتا ہے؟ اور جو فرقہ اس کا متبع ہو اس کی گمراہی میں کوئی شک ہو سکتا ہے؟ میں نے اس رسالہ کا نام سلفیوں کی تحقیق میں کیا ابن تیمیہ علماء اہل سنت میں سے ہیں؟ رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس فرقہ سلفیہ کے شر و فساد سے امت اسلامیہ کو محفوظ رکھے، یہ فرقہ عالمی فتنہ بنتا جا رہا ہے، اور اسلام کے دشمنوں کے ہاتھ کا کھلونا بنا ہوا ہے۔

محمد ابوبکر غازی پوری

۷ر شوال ۱۴۲۷ھ

غیر مقلدین اور سلفیوں کی منطق کا ذکرِ خیر

غیر مقلدیت اور سلفیت حاضرہ وقت حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ہے، پورا عالم اسلام اس فتنہ سے دوچار ہے، اور سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ اس فتنہ کا سد باب کیسے ہو، کتاب و سنت کا نام لے کر ان سلفیوں اور غیر مقلدین نے پوری امت کو گمراہ قرار دینے کا ٹھیکا لے رکھا ہے، اکابر امت سے بیزاری ان کا مزاج بن گیا ہے، اور اسلاف کی روش سے الگ روش ان کی طبیعت بن گئی ہے، اکابر امت کی شان میں گستاخیاں کرنے کو انھوں نے دین کی خدمت سمجھ رکھا ہے، اور اپنے فرقہ کے سوا تمام امت کو اسلام سے خارج قرار دینا ان کے نزدیک سب سے بڑا دینی جہاد ہے، مذاہب اربعہ ان سلفیوں کے نزدیک باطل ہیں، اور صوفیاء کے تمام طرق گمراہی کا راستہ ہے، تصوف ان کے نزدیک تمام ضلالتوں کی اصل اور جڑ ہے، اور نوافل اور ذکر و اذکار کی کثرت ان کے نزدیک بدعت ہے۔ قیاس اجماع سے شرعی مسائل میں استدلال کرنا حرام ہے، یہ احناف کے پکے دشمن ہیں اور دیوبندیوں کے نام سے ان کے جسم سے غیظ و غضب کی چنگاریاں نکلتی ہیں اور حسد و بغض کے شرارے ابلتے ہیں۔

اس وقت میرے نزدیک سلفیوں کی دو چیزیں نئی ہیں، ایک تو ایک پمفلٹ نما چند صفحات کا نہایت قیمتی کاغذ پر بہت خوب صورت چھپا ہوا ہے، عربی کتابچہ ہے

جس کا نام ۔ شجرۂ خبیثہ ہے، اور دوسرا ایک رسالہ ذرا ضخیم ہے، جو پہلے عربی میں چھپا تھا اور اس کا نام عربی میں. هل علماء الفرقة الديوبندية من اهل السنة والجماعة؟ تھا، اور اب اس کا اُردو اڈیشن بھی شائع کیا گیا ہے، جس کا نام ہے ۔ کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟۔ اور مذکورہ پمفلٹ اور اس کتاب کو عربی وار دو دونوں کو سعودیہ میں یہ سلفی حضرات بعض بدقسمت سعودیوں کے تعاون سے خوب پھیلا رہے ہیں اور علماء دیوبند کے خلاف عرب علماء کے مزاج کو بگاڑ رہے ہیں ۔

پمفلٹ اور اس کتاب کا لکھنے والا کون ہے پمفلٹ اور کتاب پر اس کا نام نہیں ہے بہرحال یہ طے ہے کہ اس پمفلٹ اور اس کتاب کی تیاری میں ہند و پاک کے سلفیوں یعنی غیر مقلدوں کا ہاتھ ہے، پمفلٹ کا ذکر تو بعد میں آئے گا، کتاب کے مشمولات پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا سارا مواد بریلوی بدعتی عالم ارشد القادری کی کتاب زلزلہ سے لیا گیا ہے، ظاہر بات ہے کہ یہ کام کوئی عرب عالم نہیں کرے گا، یہ کام تو کسی ہندوستانی و پاکستانی بہادر غیر مقلد کا ہے جس کو اپنے نام کے اظہار کی بھی جرأت نہ ہو سکی ۔

اس کتاب کے مصنف کی منطق یہ ہے کہ اس نے کشف و کرامات کے واقعات کو علماء دیوبند کے اعتقادات کی اساس بنایا ہے اور اس کی بنیاد پر علماء دیوبند اور دیوبندی جماعت کو کافر و مشرک اور گمراہ اور اہلسنت سے خارج قرار دیا ہے ۔

اگر کشف و کرامات کے واقعات کو اعتقادات کی اساس قرار دینے کی منطق کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو نہ ابن تیمیہ شیخ الاسلام والمسلمین باقی رہیں گے نہ ابن قیم، نہ ان دونوں کے متبعین یعنی غیر مقلدین اور سلفیین گمراہی کے داغ سے اپنا دامن چھڑا سکیں گے، بلکہ سب کے سب ان سلفیوں ہی کی منطق سے اسلام سے خارج قرار پائیں گے اور اگرچہ یہ غیر مقلدین سلفیین اہل حق کے نزدیک اہل سنت سے خارج ہی ہیں مگر بقول خود بھی یہ اہل سنت سے خارج ہو جائیں گے ۔ آپ دیکھئے کہ غیر مقلدین کی منطق سے ابن تیمیہ کس طرح اہل سنت سے خارج ہو رہے ہیں ۔

ولی کا کشف کس طرح کا ہوتا ہے

ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ جلد گیارہ میں فرماتے ہیں:

۔ فتارۃ یری الشئ نفسہ اذا کشف لہ عنہ وتارۃ یراہ متمثلا فی قلبہ الذی ھو مرآتہ والقلب ھو الرائی ایضا، وھذا یکون یقظۃ ویکون مناما کالرجل یری الشئ فی المنام ثم یکون ایاہ فی الیقظۃ من غیر تغیر (ص ۶۳۴/۱۱)

یعنی ولی بذریعہ کشف کبھی بعینہ اسی شئی کو دیکھتا ہے۔ اور کبھی اس شئی کی صورت کو اپنے دل میں دیکھتا ہے، اور اس وقت ولی کی مثال آئینہ کی ہوتی ہے، اور یہ مشاہدہ دل سے ہوتا ہے، اور اس طرح کا مشاہدہ بیداری میں بھی ہوتا ہے اور خواب میں بھی ہوتا ہے جس طرح آدمی خواب میں کوئی چیز دیکھتا ہے، پھر وہی چیز اسکو بلا کسی تبدیلی کے بیداری میں نظر آتی ہے۔

سلفی حضرات معلوم کریں کہ ان کے امام صاحب کہاں جارہے ہیں کیا یہ بعینہ صوفیوں والا عقیدہ نہیں ہے؟ اس کے باوجود ابن تیمیہ تو اہل حق میں سے ہیں اور صوفیاء کا طبقہ معاذاللہ گمراہوں کا طبقہ ہے، اب اگر کوئی اللہ والا یہ کہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا کسی اور ذات کو حالت بیداری میں دیکھا ہے تو اس نے کیا غلط کہا کہ اس پر غیر مقلدین کفر اور شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں، ابن تیمیہ کا بھی تو یہی عقیدہ تھا؟

صوفیہ کی مطلقاً برائی کرنے والا حد اعتدال سے باہر ہے

ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ:

۔۔ طائفۃ ذمت الصوفیۃ والتصوف مطلقاً وقالوا انھم مبتدعون خارجون من السنۃ۔

وطائفة غلت فيهم وادعوا انهم افضل الخلق واكملهم بعد الانبياء وكلا طرفی هذه الامور ذميم ۔
والصواب انهم مجتهدون فی طاعة الله كما اجتهد غيرهم من اهل طاعة الله ففيهم السابق المقرب حسب اجتهاده وفيهم المقتصد الذی هو من اهل اليمين ۔ . . . .
• ومن المنتسبين اليهم من هو ظالم بنفسه عاص لربه (ص ۱۸، ج ۱۱)

یعنی ایک جماعت نے مطلق صوفیہ اور تصوف کی برائی کی ہے، اور انکے بارے میں یہ کہاہے کہ یہ بدعتیوں کا طبقہ ہے جو اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔
اور ایک جماعت نے صوفیہ کے بارے میں غلو سے کام لیاہے، اور انبیاء علیہم السلام کے بعد انکو سب سے افضل قرار دیاہے، اور یہ دونوں باتیں مذموم ہیں۔۔
درست بات یہ ہے کہ صوفیاء اللہ کی طاعت کے مسئلہ میں مجتہد ہیں جیسے دوسرے اہل طاعات اجتہاد کرنے والے ہوتے ہیں، اسلئے صوفیاء میں مقربین اور سابقین کا درجہ حاصل کرنے والے بھی ہیں اور ان میں مقتصدین کا بھی طبقہ ہے جو اہل یمین کہلاتے ہیں، اور اس طبقہ صوفیہ میں سے بعض ظالم اور اپنے رب کے نافرمان بھی ہوتے ہیں۔

لیجئے حضرت ابن تیمیہ تو فرماتے ہیں کہ صوفیاء کرام میں سے بعض وہ ہوتے ہیں جن کو قرآن کی زبان میں مقربین اور اہل یمین کہا گیاہے اور جن کا مقام اللہ کے یہاں انتہائی درجہ قربت کا ہے جن پر انعام الٰہی کی بارش ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن سے معلوم ہوتاہے، اور ابن تیمیہ یہ فرماتے ہیں کہ جو اس طبقہ کی مطلقاً برائی کرتاہے وہ مذموم انسان ہے۔ اور ہمارے برادران غیر مقلدین مطلق تصوف کو حرام قرار دے رہے ہیں اور ان کے نزدیک سارے صوفیاء گمراہ ہیں۔
اب کوئی ان سے پوچھے کہ شریعت کا علم تم کو زیادہ تھا کہ قدوۃ الاسلام ابن تیمیہ کو، کتاب وسنت کے ماہر تم ہو کہ حجۃ الاسلام ماہر ہیں، حرام وحلال کی حقیقت کے تم بڑے عالم ہو کہ علامہ

ربانی المقذوف فی قلبہ النور القرآنی بڑے عالم تھے؟ معلوم ہوا کہ جو لوگ تصوف کی مطلقاً برائی کرتے ہیں وہ حد اعتدال سے خارج ہیں اور اہل سنت والجماعت سے باہر ہیں، یہی ابن تیمیہ کا فیصلہ ہے۔

ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ خواص حضرات کشف کے ذریعہ لوگوں کا انجام معلوم کر لیتے ہیں

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

• واما خواص الناس فقد یعلمون عواقب اقوام بما کشف اللہ لھم۔

(ص ۳۵۴ ج ۱۱ فتاویٰ)

یعنی اللہ کے مخصوص بندے کچھ لوگوں کے انجام کو بذریعہ کشف معلوم کر لیتے ہیں۔

سلفی حضرات آسمان کی طرف نہ دیکھیں، منہ نہ چڑھائیں، ہائے وائے نہ کریں، بلکہ صاف صاف بتلائیں کہ جس کا عقیدہ یہ ہو وہ کافر ہے کہ مومن؟ اہلسنت سے خارج ہے کہ اس کا شمار اہل سنت میں سے ہے؟ اور جو اس کو مومن سمجھے اور قدوہ بنائے حجۃ الاسلام قرار دے، امام اہلسنت کہے اس کا ٹھکانا مذہب سلفی میں جنت ہے یا جہنم؟

ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اللہ والوں کیلئے غیبی حقائق کھلتے بھی ہیں اور وہ نگاہوں سے غائب لوگوں سے مخاطب بھی ہوتے ہیں

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

• وقد ثبت ان الاولیاء اللہ مخاطبات ومکاشفات (ص ۲۰۵ ج ۱۱)

یعنی ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ کے ولیوں کیلئے مخاطبات اور مکاشفات ہوتے ہیں۔

مخاطبات کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کا ولی نگاہوں سے غائب چیزوں سے خطاب یعنی بات چیت کرتا ہے جیسے ارواح سے، فرشتوں سے، مردوں سے اور یہ چیز بھی اس ولی سے

غالب ہوتی ہیں۔

اور مکاشفات کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں دوسروں سے مخفی ہوتی ہیں اللہ اپنے ولیوں کو ان چیزوں کا بذریعہ کشف مشاہدہ کرا دیتا ہے، مثلاً قبر میں کون کس حال میں ہے، فلاں جگہ فلاں شخص کیا کر رہا ہے، فلاں کا حال کیا ہے وغیرہ۔

ابن تیمیہ ان تمام چیزوں کو جائز اور ثابت مانتے ہیں۔ جبکہ غیر مقلدین اور سلفیوں کے نزدیک یہ عقیدہ کفر اور شرک ہے۔

اب اہل حق کون ہے۔ اور گمراہ کون، سلفیوں کے ہاتھ میں فیصلہ ہے؟

تصرفات ولی کا انکار ممکن نہیں ہے

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

حملہم فی اعتقاد کونہ ولیا للہ انہ قد صدر منہ مکاشفۃ فی بعض الامور او فی بعض التصرفات الخارقۃ للعادۃ مثل ان یشیر الی شخص فیموت او یطیر فی الہواء الی مکۃ او غیرہا او یمشی علی الماء احیانا او یملأ ابریقا من الہواء او ینفق بعض الاوقات من الغیب او ان یختفی احیانا من اعین الناس او ان بعض الناس استغاث بہ وہو غائب او میت فراہ قد جاء فقضی حاجتہ او یخبر الناس بما سرق لہ او بحال غائب لہم او مریض او نحو ذلک من الامور۔

یعنی بہت سے لوگ ولی اسکو سمجھتے ہیں جس کے ہاتھ پر خوارق عادت چیزوں کا ظہور ہو، اور اس سے کشف کا ظہور ہو، یا اس سے بعض خارق عادت تصرفات کا ظہور ہو، مثلاً وہ کسی کی طرف اشارہ کرے تو وہ مر جائے، یا وہ ہوا میں اڑ کر مکہ یا دوسرے شہر تک پہونچ جائے، یا وہ پانی پر چلے یا ہوا سے لوٹا کو بھر دے یا

اس کے پاس کچھ نہیں مگر وہ غیب سے خرچ کرتا ہے، یا وہ نگاہوں سے غائب ہو جاتا ہے۔
یا جب کوئی اس سے مدد چاہتا ہے اور وہ اس کے پاس نہیں ہے، یا وہ اپنی قبر میں ہے تو
وہ اس کے پاس آتا ہے اور وہ اسکی مدد کرتا ہے، یا چوری ہونے مال کی خبر دیتا ہے، یا
غائب آدمی کا حال بتلادیتا ہے، یا مریض کے احوال سے آگاہ کر دیتا ہے۔
پھر فرماتے ہیں:

"وھذہ الامور الخارقۃ للعادۃ وان کان قد یکون صاحبھا ولیاً فقد یکون عدواً للہ"

یعنی ان خوارق کا صدور اگرچہ کبھی اللہ کے ولی سے ہوتا ہے مگر کبھی اس طرح کی باتیں اللہ کے دشمن سے بھی ظاہر ہوتی ہیں۔

پھر حق اور ناحق کی پہچان کیسے ہو؟ اور کیسے معلوم ہو کہ جس کے ہاتھ پر یہ خوارق ظاہر ہو رہے ہیں وہ اللہ کا ولی ہے یا اللہ کا دشمن تو ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ:

"بل یعتبر اولیاء اللہ بصفاتھم وافعالھم واحوالھم التی دل علیھا الکتاب والسنۃ (ص ۲۱۴/۱۱ج)"

یعنی اب اعتبار ان کے احوال کا ہوگا اور انکی صفات کا ہوگا اگر انکے احوال و صفات کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہیں تو وہ اللہ کا ولی ہے اور اگر اس کا عمل خلاف سنت ہے اور اس کے ظاہری احوال خلاف شریعت ہیں تو وہ اللہ کا دشمن ہے۔

ابن تیمیہ جو فرمار ہے ہیں وہ سراسر حق ہے، اور علماء دیوبند بھی وہی کہتے ہیں جو ابن تیمیہ فرمارہے ہیں، مگر ان غیر مقلدین کو کون سمجھائے کہ میاں تم ہوش میں آؤ اور علمائے دیوبند کیخلاف بد زبانی اور بد کلامی بند کرو، ورنہ تمہارے حجۃ الاسلام کا بھی وہی حشر ہوگا جو علمائے دیوبند کا ہوگا یہ نہیں ہو سکتا کہ ابن تیمیہ جو فرمائیں اس سے تو ان کے لئے جنت کا دروازہ کھلے اور اسی بات کو اگر علمائے دیوبند فرمائیں تو وہ جہنم میں جائیں اور ان کیلئے جنت کا دروازہ بند رہے۔

ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ
کرامات کا تعلق حضورؐ کی اتباع کی برکت سے ہوتا ہے

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"کرامات اولیاء اللہ انما حصلت ببرکۃ اتباع رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی فی الحقیقۃ تدخل فی معجزات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" (ایضاً ص ۲۷۵)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی برکت سے اولیاء اللہ کیلئے کرامات کا ظہور ہوتا ہے، اسلئے کہ کرامتیں فی الاصل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں داخل ہیں۔

معلوم ہوا کہ جن کے ہاتھ پر کرامتوں کا ظہور ہوتا ہے وہ تو وہی ہوتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہوتا ہے، اور جو رسول کا متبع نہیں ہوتا ہے اس کے ہاتھ پر کرامتوں کا ظہور نہیں ہوتا ہے۔

کہئے اے گروہ غیر مقلدین دماغ درست ہوگیا، یا ابھی خار سلفیت باقی ہے؟ ابن تیمیہ حجۃ الاسلام اور قدوۃ الانام نے کیا کہہ دیا؟ کچھ سمجھ میں آیا، کرامات کا صادر ہونا بھی ایک پہچان ہے کہ کون اللہ کے رسول کا متبع ہے اور کون آپ سے منحرف ہے، ابن باز کے ہاتھ پر کتنی کرامتیں ظاہر ہوئیں؟ البانی سے کتنی کرامتوں کا صدور ہوا، ابن عبد الوہاب کا اس بارے میں کیا حال رہا ہے؟ ذرا ان حقائق سے ہمیں بھی اور اپنے عوام کو بھی مطلع فرماؤ تاکہ معلوم ہو جائے کہ تم اتباع رسول میں کتنے سچے ہو، اور تمہارا دعویٰ کتنا مبنی برحقیقت ہے۔ اور اہل سنت والجماعت کون ہے؟

اللہ اکبر۔ جنکے ہاتھ میں رسول اللہ کا دامن ہوتا ہے اور جن کے ہاتھوں پر اللہ کرامتیں ظاہر فرما کر یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ ہمارے مخصوصین ہیں، انھیں کو، جی ہاں انھیں

اللہ کے نیک وصالحین بندوں کو سلفیوں اور غیر مقلدین کا فرقہ گمراہ قرار دیتا ہے اور اہلسنت والجماعت سے خارج قرار دیتا ہے، تُف ہے ایسی سلفیت پر اور لعنت ہے ایسی غیر مقلدیت پر۔

وصفِ نبوّت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

۔ مامن نعیم فی الجنۃ الا ابتدأ فیہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

(فتاویٰ ص ۲۲۷ ج ۱۰)

یعنی جنت میں جو بھی نعمت ہے اس کی ابتداء ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

کیوں؟

۔ فانہ ھو الامام المطلق فی الھدیٰ لاول بنی آدم وآخرھم (ایضاً)

اسلئے کہ وہ ہدایت میں تمام بنی آدم اولین وآخرین کے امام ہیں۔

۔ ذٰلک ان جمیع الخلائق اخذ اللہ علیھم میثاق الایمان بہ (ایضاً)

اللہ نے تمام مخلوقات سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا ہے۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، انی عند اللہ لخاتم النبیین و

آدم لمنجدل بین الماء والطین۔ (ایضاً)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس وقت خاتم النبیین سے موصوف تھا جب ابھی آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے بیچ تھے۔

فکتب اللہ وقدر فی ذٰلک الوقت و فی تلک الحال امر امام الذریۃ (ص ۲۹)

یعنی اللہ نے اسی وقت آپ کو ساری اولاد بنی آدم کا امام مقرر فرمایا تھا۔

ان تمام باتوں کا حاصل کیا ہے؟ یہی تو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اصل ہے اور آپ ہی اول نبی ہیں اور آخر بھی، ازل میں بھی اور ابد میں بھی، نہ آپ سے پہلے کوئی نبی اور

نہ بعد کوئی نبی، سارے انبیا کی نبوت آپکی نبوت کا فیض ہے، اگر بفرض محال دوسرا نبی بھی آئے تو آپکی نبوت اس کی نبوت کی اصل ہوگی اور آپ ہی کی نبوت کا فیض ہوگی، اور آپ اس کی نبوت کے بھی ذاتی اعتبار سے خاتم ہوں گے، جس طرح تمام انبیاء کے آپ خاتم ہیں۔

ابن تیمیہ نے اسی بات کو اپنے انداز میں فرمایا ہے۔ اور اسی بات کو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے انداز میں فرمایا ہے، مگر ابن تیمیہ تو حجۃ الاسلام اور قدوۃ الانام قرار پائے اور دارالعلوم کے بانی رحمۃ اللہ علیہ کیلئے غیر مقلدین نے احمد رضا خاں کی زبان مستعار لی اور اس ذات گرامی کے بارے میں وہ سب کچھ بکا جو احمد رضا نے بکا تھا اور آج تک بریلوی بکتے چلے آرہے ہیں۔

اے انصاف و دیانت کا خون کرنے والو، خدا سے شرم کھاؤ، اور خود کو اللہ والوں کی برائیاں کر کے جہنم کا ایندھن نہ بناؤ۔

انسان کیلئے تنہائی کا کوئی وقت ضروری ہے

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"ولابد للعبد من اوقات ینفرد بها بنفسه فی دعائه وذکره وصلاته وتفکره ومحاسبة نفسه واصلاح قلبه" (ص ۴۲۹ ج ۱۰)

یعنی بندہ کیلئے کچھ ایسا وقت ضروری ہے جس میں وہ تنہا ہو کر اللہ سے دعا کرے اس کا ذکر کرے، نماز پڑھے، اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اپنے دل کی اصلاح کرے۔

ارے یہ تو صوفیانہ کلام ہوگیا ہے؟ یہ باتیں تو اہل تصوف کی ہیں، ابن تیمیہ میں یہ تصوف کی روح کیسے حلول کر گئی۔ کیا وہ اہل سنت سے نکل گئے تھے؟ ان کا عقیدہ خراب ہوگیا تھا؟

اگر ان تصوفانہ باتوں کی وجہ سے صوفیاء کرام کا گروہ گمراہ ہے تو ابن تیمیہ کا ایمان

واسلام بھی باقی نہیں رہے گا، یہ حقیقت غیر مقلدین نوٹ کرلیں، اور ہوش کا ناخن لیں۔

ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ حرام و حلال کا فیصلہ رسول اللہ فرماتے ہیں

ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

۔ والرسول یطاع ویحب فالحلال ما احله والحرام ما حرمه

والدین ما شرعه (ص۶۲ / ۱۰۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاتی ہے اور آپ سے محبت کی جاتی ہے پس حلال وہی ہے جو آپ نے حلال کیا ہے، اور حرام وہی ہے جو آپ نے حرام کیا ہے، اور دین وہی ہے جو آپ نے مشروع کیا ہے۔

یہ حجۃ الاسلام نے کیا کہہ دیا؟ یہی تو بریلویوں کا عقیدہ ہے، یہ اہلسنت کا تو عقیدہ نہیں ہے، اہل سنت تو شارع حقیقی صرف اللہ کو جانتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے دین و شریعت اور حرام و حلال کے بارے میں وہی نکلتا ہے جو اللہ کا حکم ہوتا ہے، اللہ کی مرضی کے خلاف آپ کوئی حکم شرعی و غیر شرعی نہیں صادر فرماتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ کلام ابن تیمیہ تصوف کی کسی خاص کیفیت کے طاری ہونے سے صادر ہوا ہے؟ جس کو غلبہ حال کہتے ہیں، اس میں انسان معذور ہوتا ہے اسلئے میں اپنا قلم روک رہا ہوں، اور اس بارے میں زیادہ کچھ نہیں کہتا، البتہ سلفیوں سے یہ پوچھنے کا حق ضرور رکھتا ہوں کہ کیا یہ عقیدہ اہلسنت والجماعت کا ہے؟

ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ اہل اللہ کو تصرف حاصل ہے اور انکو کشف ہوتا ہے

ابن تیمیہ اپنے رسالہ الوصیۃ الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

"وفی اهل الزهادة والعبادة منكم من له الاحوال الزكية والطريقة المرضية وله المكاشفات والتصرفات" ص۱۷

یعنی تم میں سے جو اہل زہد و اہل عبادت ہیں ان کے پاکیزہ حالات ہیں اور ان کا پسندیدہ طریقہ ہے، ان کیلئے مکاشفات اور تصرفات ہوتے ہیں۔

میں سلفیوں کی زبان میں پوچھ سکتا ہوں کہ جو اللہ کے علاوہ کسی مخلوق کے لئے کشف غیوب ثابت کرے اور اس کو عالم میں متصرف جانے کیا وہ اہل سنت والجماعت میں سے ہو سکتا ہے[1]؟ اور کیا اس طرح کا عقیدہ سلفیوں کے نزدیک کفر اور شرک نہیں ہے؟

ابن تیمیہ کا عقیدہ تھا کہ لوگوں کو کشف قبور ہوتا ہے

فتاویٰ میں ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"وقد انكشف لكثير من الناس ذلك حتى سمعوا صوت المعذبين في قبورهم وفي آثار كثيرة معروفة" ص۲۹۶ ج۴

یعنی قبروں کے عذاب کا انکشاف بہت سے لوگوں کو ہوا ہے یہاں تک کہ انہوں نے

---

(1) کیا علماء دیوبند اہلسنت ہیں؟ کے رسالہ کا مصنف علماء دیوبند کی کسی کرامت کو ذکر کر کے اسی طرح کا سوال قائم کرتا ہے، ایک جگہ وہ لکھتا ہے "صوفیائے دیوبند نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں عین بیداری کی حالت میں غیبی معاملات کے حقائق منکشف ہوتے ہیں، انہوں نے اس کا نام مکاشفہ رکھا ہے .... یہ اہل سنت والجماعت ہونے کے جھوٹے دعویدار ہیں" ص۲۷